روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 26 / اپریل 2010ء 11 جمادی الاول 1431 ہجری 26 شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 91

نیکی اور بدی کیا ہے

حضرت نواسؓ بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور وہ تیری اس کمزوری سے واقف ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصله باب تفسیر البر حدیث نمبر:4632)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انگلستان کے پروفیسر ریگ ماہر علم ہیئت کے حضرت مسیح موعود سے سوال و جواب:۔

سوال:۔ میں ایک روز گرجا میں گیا تھا وہاں پادری صاحب نے لیکچر میں بیان کیا کہ ’’انسان ایک بالکل ذلیل ہستی ہے اور گندہ کیڑا ہے۔ یہ روز بروز نیچے ہی نیچے گرتا ہے اور ترقی کے قابل ہی نہیں۔ اسی واسطے اس کی نجات اور گناہ سے بچانے کے واسطے خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو کفارہ کیا‘‘ مگر میں جانتا ہوں کہ انسان نیکی میں ترقی کر سکتا ہے۔ میرا یہ بچہ اس وقت اگر بے علمی کی وجہ سے کوئی حرکت ناجائز کرے تو پھر ایک عرصہ بعد جب اسے عقل آوے گی اور اس کا علم ترقی کرے گا تو یہ خود بخود سمجھ لے گا کہ یہ کام بُرا ہے اس سے پرہیز کر کے اچھے کام کرے گا۔ حضور کا اس میں کیا اعتقاد ہے؟

جواب:۔ فرمایا:۔

انسان نیک ہے۔ نیکی کر سکتا ہے اور ترقی کرنے کے قویٰ اس کو دیئے گئے ہیں۔ نیکی میں ترقی کر کے انسان نجات پا سکتا ہے۔

سوال:۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ انسان لاکھ نیکی کرے مگر وہ برباد ہے بجز اس کے کہ کفارہ .... پر ایمان لاوے۔ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں۔

جواب:۔ انسان کو عمل اور کوشش کی ضرورت ہے۔ کفارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جیسا جسمانی نظام ہے ویسا ہی روحانی نظام ہے۔ نظام جسمانی میں ایک کاشتکار کی مثال ہی کو لے لو۔ وہ کس محنت سے قُلبہ رانی کرتا ہے اور بیج بوتا اور پانی دینے وغیرہ کی محنت برداشت کرتا ہے۔ کیا اسے کسی کفارہ کی ضرورت ہے؟ نہیں بلکہ اسے محنت اور عمل کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم مانتے ہی نہیں کہ بجز کفارہ کے کوئی راہ نجات ہی نہیں۔ بلکہ کفارہ تو انسانی ترقیات کی راہ میں ایک روک اور پتھر ہے۔

سوال:۔ پاکیزگی سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ پاکیزگی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذبات نفسانیہ خدا تعالیٰ سے روگرداں کر کے اپنی خواہشات میں محو کرنا چاہتے ہیں ان کا مغلوب نہ ہو۔ اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی رفتار ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی قول فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ قدوس اور پاک ہے وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان کو بھی چلانا چاہتا ہے۔ وہ رحیم ہے انسان سے بھی رحم چاہتا ہے۔ وہ کریم ہے انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ظاہر ہیں جسمانی طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مدت ہائے دراز سے چلی آتی ہے۔ ان کو اناج، پانی، لباس، روشنی وغیرہ تمام حوائج ضروریہ اور لوازم انسانیہ ہمیشہ سے بہم پہنچاتا چلا آیا ہے اور ہمیشہ ہی اس کے رحم اور کرم کی صفات اور اسماء حسنہ کے تقاضے ساتھ ساتھ مخلوق کی دستگیری کرتے چلے آئے ہیں۔ پس غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی صفات کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 678)

انٹرنیٹ کا غلط استعمال لغو ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی ایک لحاظ سے آج کل کی بہت بڑی لغو چیز ہے۔ اس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ، بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 593)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

حضرت مصلح موعود کے غیر مطبوعہ مواد کے بارے میں معلومات ومعاونت درکار ہے

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے علمی فیضان کو مدون کرنے اور آپ کی جملہ تحریرات کو محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس سیدنا حضرت مصلح موعود کا کوئی غیر مطبوعہ مسودہ، تقریر، تحریر، خط یا کوئی نادر فوٹو، اسی طرح کوئی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہو تو اس سے ادارے کو مطلع فرمائیں یا پھر اس کی نقل ادارہ ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ اس سے استفادہ کر کے افادہ عام کیلئے شائع کی جاسکے۔ ادارہ آپ کے اس تعاون پر ازحد شکر گزار رہوگا۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

فون نمبر: +92-47-6212439

فیکس نمبر: +92-47-6212398

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

رشتوں کے انتخاب میں

دینی پہلو کو ترجیح دینے کے دلچسپ واقعات

لوگ اپنے بچوں اور بچیوں کے رشتوں کے بارہ میں پریشان ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اچھا رشتہ ملنا مشکل ہے۔ اس قسم کا اظہار لڑکے کے والدین کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور لڑکیوں کے والدین کی طرف سے بھی۔ حالانکہ اگر فریقین یعنی لڑکا اور لڑکی اور ہردو کے والدین اپنی اپنی جگہ نیکی اور تقویٰ اور توکل اور دعاؤں سے کام لیں اور نظام جماعت سے اور خلافت سے اپنے تعلق کو اخلاص اور وفاداری پر مستحکم کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مراحل نہایت خوش اسلوبی سے طے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ایک فرد یا فریق تقویٰ اور قول سدید سے ہٹتے ہیں اور کوئی ایک یا دونوں فریق ہی رشتوں کے انتخاب میں عَلَیْكَ بِذَاتِ الدِّیْنِ یعنی دینداری کو ترجیح دینے کی رسول اللہؐ کی اس بنیادی ہدایت کو نظر انداز کرتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ (حال کینیڈا) نے اپنے والد محترم چوہدری جلال الدین صاحب مرحوم کے متعلق ایک کتاب ''میرے والد'' کے نام سے لکھی ہے جس میں انہوں نے اپنے والد صاحب کی بہت سی خوبیوں اور صفات حسنہ کا سادہ، دلنشین اور عمدہ پیرایہ میں واقعاتی انداز میں ذکر کیا ہے۔ جن سے مکرم چوہدری جلال الدین صاحب کے ایمان باللہ، اخلاص فی الدین توکل علی اللہ، غرباء پروری، خلافت اور نظام جماعت اور سلسلہ کی محبت وغیرہ بہت سے خصائل حمیدہ پر روشنی پڑتی ہے اور بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم جلال الدین صاحب کے گیارہ بچے تھے اور آپ نے ان گیارہ بچوں کے رشتے طے کئے اور رشتوں کے انتخاب میں ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی اس ہدایت کو پیش نظر رکھا۔ مکرم چوہدری صاحب دین سے وابستگی کے پہلوؤں کو کس طرح جانچتے تھے۔ اس سلسلہ میں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کی کتاب ''میرے والد'' سے چند اقتباس ہدیۂ قارئین ہیں۔

سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا ثبوت الفضل اخبار کا گھر میں آنا

آپ لکھتے ہیں کہ:

''بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ہی ان کی بروقت شادی کا محترم والد صاحب کو بہت خیال رہتا تھا۔ اپنے بچوں کے علاوہ بحیثیت صدر جماعت کے بچوں کی طرف بھی پوری توجہ دیتے اور جہاں ضرورت ہوتی تحریک کرتے اور رشتے طے کرنے میں مدد دیتے۔ اس سلسلہ میں دعاؤں میں لگ جانے کی تلقین کرتے۔ فرماتے کہ اگر انسان بروقت رشتہ طے کرنے کی پختہ نیت کر لے اور دعاؤں سے کام لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں وہ اپنی مثال پیش کرتے۔ انہوں نے اپنے گیارہ بچوں کے رشتے طے کئے اور فرماتے کہ کسی ایک کے لئے بھی مجھے مشکل پیش نہیں آئی۔ بفضل خدا سب کے لئے پیغام گھر میں ہی آئے۔ خود کہیں جانے اور تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جبکہ مَیں نہ مالدار آدمی تھا اور نہ ہی بڑا زمیندار۔ نبی کریمؐ کے ارشاد کے مطابق رشتہ طے کرتے وقت دینی پہلو کو ترجیح دیتے۔

ہمارے بہنوئی چوہدری محمد اعظم صاحب (سابق ایم پی اے) سمبڑیال کی طرف سے جب پیغام آیا تو ان کی دعوت پر محترم والد صاحب ان کے گاؤں چک 121 شمالی ضلع سرگودھا گئے۔ (ان دنوں ان کی رہائش وہاں تھی)۔ فرماتے تھے کہ جب مَیں نے دیکھا کہ روزنامہ الفضل ان کے نام آرہا ہے تو مَیں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ یہ رشتہ ضرور کرنا ہے کیونکہ یہ دین اور سلسلہ احمدیہ سے لگاؤ کا ایک واضح ثبوت تھا''۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم کا دین اور سلسلہ احمدیہ سے لگاؤ اور محبت کو جانچنے کا یہ معیار بہت ہی پُر لطف، حقیقت افروز اور بہت سے احباب کے لئے مشعل راہ ہے۔

خاکسار (نصیر احمد قمر) عرض کرتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ان دنوں انگلستان میں مقیم ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل انٹرنیشنل کے خریدار ہیں اور بڑی دلچسپی اور باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور الفضل کے مندرجات کو سراہتے اور بہت دعائیں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں بھی یہ فیض جاری رکھے۔

حضرت مصلح موعود نے الفضل کو ایک روحانی نہر قرار دیا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ احباب الفضل اور دیگر مرکزی جماعتی اخبارات و رسائل کی خریداری اور ان کے مطالعہ کے ذریعہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے اور مزید چمکانے کی سعی کریں گے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ ہمیں قرآن مجید و احادیث نبویہ کی حقیقی تفسیر و تشریح اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات و فرمودات کے علاوہ خلیفۂ وقت کے تازہ بتازہ ارشادات و ہدایات اور آپ کے زیر ہدایت و نگرانی دنیا بھر میں اشاعت دین اور خدمت بنی نوع انسان کے مختلف کاموں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بہت سے نشانات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح بہت سے امور پر علمی راہنمائی کے علاوہ بزرگوں کے ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر ایمان میں تازگی نصیب ہوتی ہے۔ اور دلوں میں پاک تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

وقف زندگی۔ دینی وابستگی کی ایک علامت

مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب ایسے ہی بعض اور نہایت دلچسپ، مفید اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب (سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا) کی طرف سے پیغام آنے پر ہمارے گھر میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔ محترم والد صاحب کے نزدیک تو یہی بات کافی تھی کہ لڑکا مربی سلسلہ ہے اور حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق پیغام لے کر آئے ہیں۔ پیغام لانے والے بزرگ چوہدری عبدالمالک صاحب کے پھوپھا لگتے تھے۔ ہماری والدہ محترمہ کو اس رشتہ کے سلسلہ میں انقباض تھا۔ والد صاحب کی خواہش تھی کہ سب کی رضامندی سے بات طے ہو۔ مجھے یاد ہے مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کئی بار تشریف لائے۔ آخر والد صاحب نے والدہ صاحبہ اور دیگر افراد کو قائل کر ہی لیا کہ دینی پہلو کو ہی ترجیح ملنی چاہئے۔''

چندہ جات کی ادائیگی دین سے وابستگی کا ایک اور معیار

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مزید لکھتے ہیں:

''ہماری ایک ہمشیرہ کے سسرال کی یہ بات محترم والد صاحب کو پسند آگئی کہ ان کے گھر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جاری فرمودہ دس سال چندہ تحریک جدید کی باقاعدہ ادائیگی کا سرٹیفکیٹ فریم میں لگا مینٹل پیس پر پڑا تھا''۔

خلفاء کرام کی تحریکات پر لبیک کہنے کی سعادت پانا اور چندہ جات کو باقاعدہ باشرح ادا کرنا بھی سلسلہ سے محبت اور دینی لگاؤ کا ایک خوبصورت معیار ہے جس کو آپ نے اپنے بچوں کے رشتوں کے وقت سامنے رکھا۔ اور بلاشبہ یہ نمونہ سب مومنین خلافت کے لئے قابل تقلید ہے۔

نظام جماعت اور جماعتی ہدایات کی پابندی

پھر چوہدری رشید الدین صاحب لکھتے ہیں:۔

''رشتہ کے بارہ میں محترم والد صاحب جماعتی ہدایات کی پوری پابندی کرتے تھے۔ چونکہ والد صاحب ابتداءً اکیلے ہی احمدی ہوئے تھے۔ سارے رشتہ دار غیر احمدی تھے۔ اس لئے ان غیر از جماعت رشتہ داروں کی طرف سے بھی ہماری ہمشیرگان کے لئے پیغام آئے۔ دنیاوی لحاظ سے ان رشتوں میں سے کئی بڑے اچھے رشتے تھے لیکن والد صاحب نے کبھی ان کی طرف توجہ نہ دی اور فوراً انکار کر دیتے۔

43-1942ء کی بات ہے ہمارے غیر از جماعت قریبی رشتہ داروں میں سے ایک نوجوان اپنی تعلیم اور لیاقت کی وجہ سے جلد ترقی کر کے بڑے پولیس افسر بن گئے۔ اس زمانہ میں یہ ایک بڑی بات تھی۔ دہلی میں وہ تعینات تھے۔ ہمارے دادا صاحب محترم کو یہ خاندان بہت محبوب تھا۔ وہ ضلع سیالکوٹ کے ایک معروف زمیندار تھے۔ یہ صاحب خود اور ان کے بزرگ بہت کچھ تحائف وغیرہ لے کر ہمارے گاؤں (چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا) آگئے۔ اور ہماری بڑی ہمشیرہ کا رشتہ طلب کیا۔ وہ دو تین دن ٹھہرے۔ بہت اصرار کیا اور لڑکے کے احمدی ہو جانے کا عندیہ بھی ظاہر کیا۔ محترم دادا صاحب اور دوسرے رشتہ داروں نے بھی بہت زور مارا لیکن والد صاحب محترم نہ مانے اور کہا کہ رشتہ کے لئے احمدی ہونا کوئی دین نہیں۔ مجھ سے یہ توقع نہ رکھیں کہ مَیں جماعتی ہدایت کی ذرہ بھر بھی خلاف ورزی کروں گا۔ یہ وقت والد صاحب کے لئے بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ عام معاملات میں وہ اپنے والد صاحب کی پوری اطاعت کرتے تھے۔ یوں بھی ہمارے دادا صاحب بڑی رعب دار شخصیت کے مالک تھے۔ گاؤں بلکہ علاقہ کے لوگ ان سے ڈرتے تھے۔ لیکن اس دینی معاملہ میں ان کے رعب، دبدبہ اور احترام کے باوجود مکرم والد صاحب اپنے مسلک پر پوری مضبوطی سے قائم رہے اور کسی رشتہ دار کی ناراضگی کی پروانہ کی''۔

(کتاب ''میرے والد''۔ مصنف چوہدری رشید الدین صاحب صفحہ 58 تا 60)

مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ امریکہ

گیمبیا میں خدمت دین، قربانیاں اور دعوت الی اللہ

احمدیت کی ابتدائی تاریخ اور تائیدات الٰہی کے ایمان افروز واقعات

(قسط دوم)

جارج ٹاؤن میں باقاعدہ جماعت کا قیام

جارج ٹاؤن میں ایک کمرہ کرایہ پر لینے کا ذکر بھی پہلے گزر چکا ہے۔ خاکسار کی کوشش تھی کہ جنہوں نے بیعت کی ہوئی ہے کم از کم وہ سارے یہاں جمع ہو جایا کریں روزانہ ایک دو نمازیں اکٹھی پڑھ لیا کریں اور جمعہ بھی شروع کیا جائے۔ دو چھوٹے بچے قرآن سیکھنے کیلئے تو روزانہ آتے تھے مگر جماعت کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔ اسی اثناء میں ایک دن مکرم غوث کجیرا صاحب جب نماز کیلئے آئے تو کہنے لگے مَیں دارالحکومت کچھ سامان خریدنے جا رہا ہوں جب کہ میری بیوی حاملہ ہے اور بچے کی پیدائش کسی وقت بھی متوقع ہے۔ اس لئے اگر پیدائش میری عدم موجودگی میں ہو جائے تو آپ دینی طریق پر جو کچھ بچے کی پیدائش پر کرنا ہوتا ہے وہ کر دیں کیونکہ مجھے وہیں پر ہفتہ بھر لگ جائے گا اور میرا یہ بیٹا جو آپ کے پاس قرآن سیکھنے آتا ہے یہ آپ کو پیدائش ہونے کی صورت میں اطلاع دے دے گا۔ چنانچہ وہ سفر پر چلے گئے۔ چار پانچ دن بعد ان کے بیٹے نے اطلاع دی کہ میرا بھائی ہوا ہے۔ خاکسار کو بہت خوشی ہوئی کہ اب جا کر دینی طریق پر بچے کے کان میں نداد وں گا اور اس کا ان پر بڑا اچھا اثر ہوگا۔ چنانچہ ان کے گھر جا کر بچے کے کان میں ندادی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ سبھی بڑے خوش ہوئے۔ بچے کے والد بعد میں واپس آ گئے ان کو واپس آئے ابھی ایک دن ہی ہوا ہوگا کہ ہفتہ کے روز نومولود فوت ہو گیا۔ اس کا وہی بھائی خاکسار کے پاس آیا اور بتایا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا ہے۔ خاکسار نے سمجھا کہ اس کے والد صاحب نے بھجوایا ہے تا کہ وہاں پہنچ کر جنازہ وغیرہ پڑھاؤں۔ ان کے گھر پہنچا تو اور لوگ بھی آنے لگے۔ تھوڑی دیر میں گاؤں کے امام صاحب بھی آ گئے۔ ان کے آنے پر خاکسار کو کچھ فکر ہوا مگر خیال یہی تھا کہ بچے کے والد نے بیعت کی ہوئی ہے اور مجھے بلایا بھی ہے اس لئے نماز جنازہ پڑھانے کیلئے خاکسار کو ہی کہیں گے۔ مگر تھوڑی دیر بعد جنازہ سامنے لایا گیا اور امام صاحب نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ یہ صورتحال بڑی پریشان کن ہو گئی۔ چنانچہ خاکسار وہاں سے اُٹھ کر ایک طرف پچھلی جانب چلا گیا کیونکہ اس امام کے پیچھے تو مَیں نماز ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اسی فکر میں تھا کہ نماز انہوں نے ختم کر لی اور جنازہ اٹھا کر صحن سے باہر نکلنے لگے۔ خاکسار کے ذہن نے یہ فیصلہ کیا کہ بچے کے والد سے اجازت لیتا ہوں کہ یہ بچہ چونکہ باپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے پیدائشی طور پر احمدی تھا اس لئے مَیں نے اس کا جنازہ پڑھنا ہے اگر اجازت دے دیں گے تو جنازہ پڑھ دوں گا ورنہ ان کا مجھ پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

چنانچہ خاکسار نے اجازت مانگی تو لڑکے کے والد نے اجازت دے دی۔ خاکسار نے اسے جو میت کو اٹھا کر باہر لیجا رہا تھا کہا کہ اسے نیچے رکھ دو مَیں نے جنازہ پڑھنا ہے۔ اس نے گھبراہٹ میں نیچے رکھ دیا۔ مَیں جنازہ کیلئے کھڑا ہو گیا۔ خیال تھا کہ لڑکے کے والد اور دیگر وہ لوگ جنہوں نے بیعت کی ہوئی تھی وہ ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں گے مگر جنازہ پڑھنے کے بعد دیکھا تو کوئی اور ساتھ شامل نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سب لوگ جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑے مگر بہت سے لوگ غصّہ سے بھرے ہوئے نظر آنے لگے۔

جب دفنانے کے بعد واپس ان کے گھر پہنچے تو امام صاحب نے سخت غصہ میں ایک ترجمان کے ذریعہ مخاطب ہو کر مجھے فرمایا کہ نماز جنازہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں پڑھی۔ خاکسار نے جواب دیا کہ آپ نے امام وقت کو نہیں مانا اس لئے احمدیوں کا امام احمدیوں میں سے ہی ہونا تھا اور اسی لئے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ امام وقت کو قبول کرتے ہیں تو آئندہ سے آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتے تھے۔ مگر وہاں پر کیبا جام جاوٗ صاحب چیف جارج ٹاؤن بھی موجود تھے اور بیعت فارم پُر کرنے والوں میں سے ایک تھے انہوں نے امام صاحب کو ٹوک دیا کہ آپ سوال کر کے یونہی ہمارا وقت کیوں ضائع کرنے لگے ہیں۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے اور کچھ دیر کے بعد وہ بھی اور باقی لوگ بھی واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ خاکسار بھی اپنے گھر آ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے آ کر اطلاع دی کہ گاؤں کا وہ Elder جسے جُنکنگ جُباٹے کہتے ہیں جو جنازہ کے وقت ٹاؤن میں نہیں تھا وہ پہلے تو تعزیت کیلئے غوث کجیرا صاحب کے ہاں گئے اور تعزیت کر کے اپنے گھر چلے گئے تھے مگر تھوڑی دیر بعد واپس غوث کِیْجِیْرا صاحب کے گھر آ کر ان سے کہا کہ مجھے گاؤں کے دیگر Elders (بڑوں) نے آپ کے پاس بھجوایا ہے اس پیغام کے ساتھ کہ آج تم نے اس احمدی کو بُلا کر ہمارے گاؤں میں فتنہ پیدا کیا ہے۔ اس نے علیحدہ جنازہ پڑھا ہے۔ اس لئے گاؤں کے بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے جب تک وہ احمدی کہلانے سے باز نہیں آتے ہم سب ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ جو بھی احمدی کہلائے گا آج کے بعد گاؤں کا کوئی آدمی اس کی نہ غمی میں شامل ہوگا نہ خوشی میں اور سب سے بائیکاٹ رہے گا۔

غَوث کِیْجِیْرا صاحب کی استقامت

غوث کیجیرا صاحب جن کا بچہ فوت ہوا تھا وہ بڑے شریف دھیمے مزاج کے نیک مگر غریب دوست تھے۔ انہوں نے اسے جواب میں کہا کہ اس واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ مَیں نے احمدی مربی کو جنازہ کیلئے نہیں بلایا تھا۔ میرا بڑا بیٹا ان کے پاس قرآن کریم سیکھتا ہے اس نے انہیں وفات کی اطلاع دی اور وہ آ گئے۔ باقی جہاں تک میرے احمدی ہونے کا تعلق ہے مَیں احمدی ہوں اور احمدی ہی رہوں گا۔ اس پر اس ٹاؤن کے Elders نے اپنا پیغام دہرایا کہ آج سے جو بھی احمدی کہلائے گا اس سے بائیکاٹ کیا جائے گا اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے اس غریب احمدی کو زبردست ایمان عطا فرمایا۔ اس سارے واقعہ کی جونہی اطلاع خاکسار کو ہوئی خاکسار محترم غَوث کِیْجِیْرا صاحب کے ہاں پہنچا اور انہیں توحید کا سبق اچھی طرح سمجھایا اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کی تلقین کی اور واپس آ گیا۔ یہ وقت میرے لئے بھی بڑا کٹھن تھا۔ یہ پہلا بچہ تھا جس کے کان میں مَیں نے ندادی تھی اور وہ بچہ ہفتہ کے روز فوت ہو گیا تھا اور یہ ایسا دن تھا کہ لوکل لوگوں کے اعتقادات و توہمات کی رُو سے اس روز جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا مزید ایک اور بچہ بھی جلد فوت ہو جائے گا۔ ابھی احمدیت بھی وہاں جماعت کے طور پر قائم نہیں ہوئی تھی چنانچہ مجموعی لحاظ سے بڑی پریشانی تھی۔ بڑی دعا کی توفیق ملی۔ شام کو مکرم غَوث کِیْجِیْرا صاحب کے گھر دوبارہ گیا باتیں کیں انہوں نے کہا کہ آج مَیں نے اپنے خدا سے اقرار کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ مَیں آئندہ صرف احمدی امام کے پیچھے ہی نماز پڑھوں گا اور گاؤں کی مسجد میں نہیں جایا کروں گا۔ رات کو انہوں نے یہی بات مکرم بالا جاٹا صاحب اور مکرم فامارا سانگ صاحبان جنہوں نے بیعت کی ہوئی تھی سے سارا ماجرا سنانے کے بعد کہی۔ ان دونوں نے بھی اس دن خدا سے عہد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ سے وہ بھی صرف احمدی امام کے ساتھ نمازیں ادا کیا کریں گے۔ اس طرح پر جارج ٹاؤن میں اس دن سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

یہ واقعہ تو عجیب ہے مگر معلوم یوں ہوتا ہے کہ نومولود دنیا میں آیا ہی اسلئے تھا کہ اس ٹاؤن میں جماعت کا علیحدہ قیام عمل میں آئے اور ترقیات کی راہیں کھلیں۔ بعد کے واقعات سے بھی یہ بات اسی طرح پر ثابت ہوئی۔ اس طور پر جارج ٹاؤن میں قیام جماعت احمدیہ ہوا۔ ان دو تین دوستوں نے باقاعدہ میرے گھر جسے مشن ہاؤس کہتے تھے اور ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا آنا شروع کیا اور وہیں پر ہم نے نماز جمعہ کی ادائیگی کا آغاز کیا اور پھر دیگر لوگ بھی آہستہ آہستہ آنے لگے۔ مکرم جُلبَا ساحُو صاحب کی مارکیٹ میں دوکان تھی وہ بھی شامل ہو گئے۔ ان کی کافی بڑی فیملی تھی۔ اسی طرح مکرم فوڈے طورے صاحب اور مکرم سیدی مختار صاحب بمعہ فیملیز شامل ہوئے۔ نیز مکرم اسحاق سانگ بمعہ اہل وعیال جماعت مومنین میں شامل ہوئے۔ یہ چھوٹی سی مگر نہایت اعلیٰ درجہ کے مخلصین کی جماعت دین حق کے جھنڈے کو سینہ سے لگا کر اپنے ہم وطنوں کو دعوت حق دینے کیلئے نکل کھڑی ہوئی۔ دوسری طرف مخالفت روز بروز بڑھنے لگی۔

جارج ٹاؤن میں مخالفت میں شدت

مخالفت میں جوں جوں اضافہ ہوتا ان نو احمدیوں کے ایمان میں ترقی ہوتی نظر آتی۔ رامض دیاب صاحب جن کے گھر میرا قیام ایک ماہ رہا تھا اسی طرح انہی کے بھائی کے مکان میں بھی کرایہ پر ایک ماہ تک رہا تھا۔ بیوی کی طرف سے اُس Elder آف دی ٹاؤن کے رشتہ دار بنتے تھے جس نے احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ شروع کروایا تھا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد یہ خاکسار کے خلاف ہو گئے۔ جن مخلصین کے ذریعہ جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا یہ اُن کے ساتھ مل کر خاکسار کے خلاف باتیں کرتا اور بالآخر دیگر مخالفین کے ساتھ مل کر اس نے احمدیت کے خلاف پلان بنالیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے ہی احمدیوں کو یہاں آنے کی دعوت دی تھی اب مَیں ہی انہیں تباہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے خاکسار کو ایک خط لکھ کر دیا کہ میں احمدیت کو چھوڑتا ہوں اور ساتھ ہی سارے گاؤں کی اپنے سینما گھر میں ایک میٹنگ بلائی۔ اس وقت اس کے دو سینما گھر چل رہے تھے تین چار دوکانیں کپڑے کی تھیں اور اُمراء میں سے دوسرے نمبر پر تھا۔ قرضہ وغیرہ دے کر لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ اس طرح پر ان کا جارج ٹاؤن اور دو دوسرے قصبوں کُنٹاؤر اور بنسا نگ پر بڑا اثر تھا۔

اس میٹنگ میں اس نے ہماری جماعت کے علیحدہ قیام کو بنیاد بنا کر ہمارے خلاف سخت زہر اُگلا کہ یہ لوگ فتنہ پیدا کرنے لگے ہیں ہم سب تو اکٹھے تھے انہوں نے آ کر ہم لوگوں کو پھاڑ دیا ہے اور ایک پُرانے واقعہ کو جو خاکسار کے جارج ٹاؤن پہنچنے سے چند ماہ قبل ہوا تھا بیان کر کے لوگوں میں ہمارے خلاف جوش پیدا کیا۔ وہ واقعہ یوں تھا کہ تیجانی فرقہ کے لوگوں کی تعداد جارج ٹاؤن میں تھوڑی سی تھی اور انہوں نے اپنے اَورَاد وغیرہ کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد ٹاؤن کے ایک حصہ میں بنائی تھی۔ سیاسی لحاظ سے بھی تیجانی لوگوں کی پارٹی جارج ٹاؤن کی آبادی کی پارٹی

سے مختلف اور مخالف تھی اور یہ لوگ وہاں پر اپنی ملازمتوں وغیرہ کے سلسلہ میں آنے والے تھے وہاں کے مقامی رہائشی نہ تھے۔ جارج ٹاؤن والے اکثر میڈنگا قبیلہ کے قادری مسلک کے لوگ تھے اور یہ وزیراعظم صاحب کی پارٹی کے حامی تھے اور طاقت کا نشہ انہیں حاصل تھا۔شروع میں تو انہوں نے تیجانی مسجد بننے دی بلکہ بنانے میں مدد بھی دی۔ جو لوگ بعد میں احمدی ہوئے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ چنانچہ وہ شام کی نماز وہاں پڑھنے لگے اور اپنے وِرد بھی کرتے۔ کچھ دنوں میں ہی سیاست میں جوش آیا اور آپس کی سیاسی مخالفت کے نتیجہ میں اور سیاسی طاقت کے باعث تیجانیوں کی یہ مسجد مسمار کر دی گئی۔اس واقعہ کے چند ماہ بعد خاکسار وہاں پہنچا تھا اور ہم تو اپنے دینی مسلک کے باعث دوسروں کے پیچھے نمازیں ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ خاکسار شروع سے ہی اپنے گھر میں نمازیں ادا کرتا تھا۔اس شخص نے اپنے سنیما میں بلائی ہوئی میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے یہی باتیں دہرائیں کہ ہم نے تیجانیوں کی بنی ہوئی مسجد گرادی تھی جبکہ یہ نمازیں بالکل ہی علیحدہ پڑھتا ہے اور یہ فتنہ کا موجب ہے۔دوسرے ملک سے آکر یہاں فساد برپا کرتا ہے ہم کمشنر کو کہہ کر اس کو یہاں سے نکال باہر کریں گے وغیرہ۔

خاکسار اور نئی احمدیہ جماعت کیلئے یہ صورتحال پریشان کن تھی۔ بڑی دعائیں کیں۔ان کا جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے کا خط مرکز میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا اور دعا کی درخواست کی۔اپنے امیر صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ ان دنوں ہمارے امیر صاحب ایک ریجنل میٹنگ کے لئے سیرالیون جا رہے تھے۔انہوں نے خاکسار کے خط میں جواب لکھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے تو آپ خاموشی سے اپنا ذاتی سامان لیکر ملکی مرکز میں آجائیں تاکہ بعد میں دوبارہ مربی یہاں بھجوانے میں دِقّت نہ ہو۔ یہ خط پڑھ کر پریشانی مزید ہوئی۔مگر جوش جوانی (اس وقت خاکسار کی عمر 24 سال تھی) میں اپنے آپ سے یہ عہد کیا کہ خود تو مَیں یہاں سے نہیں نکلوں گا خواہ مرنا پڑے۔ قربانی دوں گا مگر جس کام کیلئے مجھے مرکز نے یہاں بھجوایا ہے اُسے ضرور پورا کروں گا۔

مخالفت نے ہماری توجہ دعا کی طرف پھیر دی اور ساتھ کے ساتھ ہم غلط فہمیوں کا ازالہ بھی مقدور بھر کرنے لگے۔اس شخص کی میٹنگ کا خدا کے فضل سے جماعت کے خلاف کوئی اثر قائم نہیں ہوا۔اُس کے بعد اس نے خاکسار کی عدم موجودگی میں یکطرفہ ذاتی دشمنی کا آغاز کر دیا اور ہمارے احمدیوں کو یہ کہہ کر ڈرانے لگا کہ اگر اس احمدی مربی کا بازار میں بھی میرے ساتھ ٹکراؤ ہو گیا تو مَیں اسے ماردوں گا اور روزانہ ہی ایسی اشتعال انگیز باتیں کرنے لگا۔ وہ بیچارے مجھے آکر بتاتے اور نصیحت کرتے کہ اس کے پاس سے بھی نہ گزرنا ورنہ مشکل پیدا ہو جائے گی۔ جب انہوں نے زیادہ گھبراہٹ کا اظہار کیا تو خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں کچھ نہیں ہوگا۔ ہم تو لڑنے کیلئے یہاں نہیں آئے اگر وہ ہمیں مارنا بھی شروع کر دے تو پھر بھی ہم جواب نہ دیں گے تو خود بخود شرم محسوس کر کے رُک جائے گا۔ ویسے میں ایسی باتوں کو گیدڑ بھبکیاں سمجھتا ہوں اور اگر ہم ایک دوسرے کا مقابلہ شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسے بازو سے پکڑ کر ہلنے نہیں دوں گا۔آپ کو کسی صورت میں بھی گھبراہٹ نہیں کرنی چاہئے۔

بارش کا نشان

انہی دنوں کی بات ہے یہ موسم برسات تھا اور لوگ اپنی کاشتکاری بارش کے پانی سے کرتے تھے۔ فصلیں اُگی ہوئی تھیں اور بارشوں کی شدید ضرورت تھی۔ حالت ایسی خراب ہو رہی تھی کہ ان لوگوں نے اپنے طریق پر بارش کیلئے دعائیں وغیرہ مانگیں مگر بارش ہو نہیں رہی تھی۔

ایک دن خاکسار کے ساتھ احمدی احباب نے اس صورتحال پر بحث کی تو خاکسار نے انہیں بتایا کہ دینی طریق میں تو صلوٰۃ الاستسقاء ہے یعنی بارش مانگنے کیلئے باہر میدان میں نکل کر میدان میں نماز پڑھ کر دعا کی جائے۔تو ہم کل یہ طریق اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا کہ ہم احمدی کل 10 بجے نماز پڑھنے جائیں گے۔اس اعلان کو سُن کر ایک غیر احمدی عالم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے کہ وہ بھی ہماری اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔گاؤں میں اس بات کا چرچا ہو گیا۔ جب ہم چند لوگ باہر میدان میں نماز پڑھنے کیلئے سڑک پر گزر رہے تھے تو اسی مخالف رامض دیاب نے یہ تبصرہ شروع کر دیا کہ اگر احمدیوں کی دعاؤں سے بارشیں ہوتیں تو ہندوستان کیوں بھوکا مرتا۔اس طرح کے کلمات کہہ کر مذاق اڑانے لگا۔

ہم نے میدان میں نماز استسقاء ادا کی اور لگے بارش کا انتظار کرنے۔مغرب ہو گئی کوئی بارش نہ ہوئی۔ عشاء ہو گئی بارش پھر بھی نہ ہوئی۔خاکسار کے دل میں یہ جوش اٹھا کہ اللہ میاں جب تک تو بارش نہیں بھیجے گا مَیں زمین پر ہی رہوں گا بستر پر نہیں لیٹوں گا اور عشاء کے بعد مصلّی پر ہی بیٹھا دعائیں مانگنے لگا۔قربان جائیں اس مہربان آقا پر کہ ابھی نصف رات نہیں ہوئی تھی کہ بارش کا نزول شروع ہوا اور اس قدر بارش ہوئی کہ ہر چیز کی پیاس بجھ گئی۔خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ احسان جماعت کی صداقت کیلئے دعاؤں کی قبولیت کے ثبوت میں ظاہر ہوا جس کا اہل جارج ٹاؤن پر بہت مثبت اثر پڑا اور مخالفین نے ظاہر میں مخالفت کرنی چھوڑ دی سوائے چند ایک کے جن میں یہ لبنانی دوست شامل تھے مخالفت کرتے رہے مگر ان کو سمجھانے کیلئے خدا تعالیٰ نے دوسرا طریق اختیار فرمایا۔

عبرت کا نشان

اس شخص کے دو سنیما کام کر رہے تھے دو کانیں مال سے بھری ہوئی تھیں مگر جب یہ جماعت کی مخالفت سے باز نہ آیا تو یکے بعد دیگرے اس کے سب کاروبار پر خدا کا عذاب نازل ہو گیا۔ہُوا یُوں کہ اس کے جنریٹر جن سے یہ سنیما دکھاتا تھا پہلے ایک بند ہوا تو وہ دوسرے ٹاؤن سے جاکر وہاں کا جنریٹر لایا تاکہ لوگوں سے وصول کی ہوئی رقم کے بدلہ میں انہیں سنیما دکھا سکے۔مگر وہ بھی آتے ہی بند ہو گیا۔ پہلے والا مرمت کروا کر لائے مگر وہ پھر سے بند ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک دن لوگوں کا مال انہیں واپس کرنا پڑا۔ پھر وہ جنریٹر چلے ہی نہیں اور دونوں سنیما بند کرنے پڑے۔ اس کے رشتہ داروں نے اسے سمجھایا کہ احمدیت کی مخالفت،حق کی مخالفت کے مترادف ہے مگر شروع میں یہ نہ مانے۔ چنانچہ ان کی دوکانوں سے ان کے قرض خواہوں نے مال واپس اٹھا لیا اور دوکانیں بھی بند کرنا پڑیں۔ان کی ایک بڑی دوکان آخر پر رہ گئی مگر اس کا اکثر حصہ مال اس کے اپنے بڑے بھائی نے اس کی قرقی کروا کر لے لیا اور سخت ذلت کا منہ دیکھنے کے بعد یہ توبہ کی طرف مائل ہوئے۔

وہی احمدی جن کو یہ دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ مَیں احمدی مربی کو ماردوں گا یوں کروں گا وغیرہ بالآخر یہ عذاب دیکھنے کے بعد خود آئے اور کہنے لگے کہ مَیں اگر واپس آنا چاہوں تو کیا مربی مجھے آنے دیں گے۔ چنانچہ ہمارے مخلص دوست کِیْجَیْرا صاحب ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگے کہ اگر رامض صاحب واپس جماعت میں آنا چاہیں تو کیا آسکتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ شوق سے آئیں وہ خود ہی باہر نکلے تھے ہم نے تو نکالا نہیں تھا اور اب اگر وہ سمجھ گئے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تو بڑی خوشی سے آئیں ہم ان کا استقبال کریں گے۔ اس کے چند دن بعد وہ بڑے شرمندہ ہو کر توبہ کرتے ہوئے آئے حضور کی خدمت میں توبہ کا خط لکھا اور اس طرح پھر سے جماعت میں داخل ہوئے اور پھر آخر دم تک جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور توبہ پر قائم رہے۔ان کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ نے اپنی تائید کے نشان ظاہر فرمائے اور لوگوں پر احمدیت کی صداقت کھل گئی۔

جارج ٹاؤن کے نواحی علاقہ میں دعوت الی اللہ

خاکسار کا تقرر ایم آئی ڈی (Maccarthy Islam Division) کے لئے ہوا تھا۔اس کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر جارج ٹاؤن جس کا لوکل نام جنجنگ بُرے تھا جماعت نے اپنے مشن کے لئے اسے ہی منتخب کیا تھا اور یہ مربی کی رہائشگاہ تھی۔ یہ چھوٹی سی جماعت جو خاکسار کے ذریعہ وہاں قائم ہوئی اکثر و بیشتر غرباء کی جماعت تھی مگر نہایت مخلص دوست تھے اور اپنے کام کا حرج کر کے دعوت الی اللہ کے لئے خاکسار کیساتھ جہاں بھی انہیں لے جاتا، جاتے تھے۔ بعض اوقات ایک وقت میں چار پانچ اکٹھے بھی ساتھ جاتے اور قریب کے گاؤں میں دعوت الی اللہ میٹنگز کا انعقاد کرتے۔شروع میں جہاں جہاں ان میں سے کسی کے واقف کار ہوتے وہاں جاکر پیغام پہنچاتے اور جہاں واقف نہ ہوتے وہاں جاکر انفرادی طور پر لوگوں سے تعارف پیدا کر کے انہیں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جاتا۔ خاکسار کا طریق یہ تھا کہ جس گاؤں یا مقام پر جاتا سب سے پہلے وہاں کے امام صاحب کے ہاں حاضر ہوتا اور عربی لٹریچر انہیں پیش کرتا اور ظہور امام مہدی کی خوشخبری انہیں سناتا۔بعض امام سلام تو کرتے مگر لٹریچر قبول نہ کرتے اور بعض سرے سے ہاتھ ملانا بھی گوارا نہ کرتے اور کہتے کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ ہمارے خلاف پھیلائی گئی غلط باتوں اور عقائد کا نتیجہ تھا۔انہیں دور کرنے کیلئے علماء سے ملنا اور گفتگو کرنا نہایت ضروری تھا مگر وہ اس کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے تھے۔اس ضمن میں چند واقعات تحریر کرتا ہوں تاکہ اندازہ ہو کہ اس جگہ کام کرنا کتنا مشکل تھا۔

امام جارج ٹاؤن بافوڈے گبا صاحب

جب خاکسار جارج ٹاؤن پہنچا اور دعوت الی اللہ کا آغاز کیا تو سب سے پہلے خاکسار مکرم غوث کجیرا صاحب کو ساتھ لے کر امام بافوڈے صاحب کے ہاں گئے جب ہم ان کے گھر کے احاطہ میں پہنچے اور امام صاحب کے بارہ میں دریافت کیا تو معلوم ہوا وہ بازار گئے ہوئے ہیں۔جب ہم واپس آنے لگے تو باہر سے امام صاحب بھی تشریف لے آئے۔قریب آنے پر خاکسار نے اونچی آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا مگر امام صاحب نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ ہی ہاتھ بڑھایا۔خاکسار نے کافی دیر تک ہاتھ اسی طرح بڑھائے رکھا اور السلام علیکم بھی دہرایا مگر انہوں نے میری طرف توجہ ہی نہ دی اور اپنے کمرے کی طرف چلنے لگے۔خاکسار نے ترجمان کے ذریعہ ان سے گزارش کی کہ ہم ان سے ملاقات کیلئے آئے ہیں اور یہ عربی کی کتاب حَمَامَۃُ الْبُشْریٰ ان کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنی چاہتا ہوں۔انہوں نے ترجمان صاحب کے ذریعہ کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں وہ ہم سے ملنا ہی نہیں چاہتے اور نہ ہدیہ لیں گے۔ہمیں ناچار واپس لوٹنا پڑا۔ یہ امام صاحب کچھ عربی پڑھے ہوئے تھے اور جماعت کے خلاف بہت تعصب رکھتے تھے۔ جارج ٹاؤن کی ایک ہی مسجد تھی اور یہ اس کے امام راتب کہلاتے تھے۔مسجد میں خطبہ میں اور انفرادی طور پر بھی خاکسار کے خلاف اور جماعت کیخلاف جھوٹی بے بنیاد خبریں سناتے اور الزام تراشی کرتے رہتے تھے۔ مثلاً کہتے کہ یہ لوگ اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ان کا یہ امام دیکھو اس کی بیوی بھی نہیں ہے اور یہ امام بنا ہوا ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے وغیرہ۔

لوکل لوگ ایسے شخص کو جس کی شادی نہ ہوئی ہو امام نہیں بناتے اور انکے اس رواج کو یہ ہماری مخالفت

کیلئے خوب استعمال کرتے۔ خاکسار نے لوگوں کو انفرادی رنگ میں سمجھایا اور دینی تعلیمات بھی بتائیں کہ امامت کیلئے معیار تو آنحضرتؐ نے مقرر فرمایا ہوا ہے جس میں ایمان کو بنیاد قرار دیا ہوا ہے اور مومنین میں سے جو قرآن زیادہ جانتا ہو پھر جو سنت کا علم رکھتا ہو اور برابری کی صورت میں عمر میں بڑا ہو اسے امام بنانے کا ارشاد ہوا ہے۔ امام کا شادی شدہ ہونا تو کہیں بھی شرط امامت نہیں رکھی گئی۔ بلکہ احادیث میں اس کے برخلاف مثالیں موجود ہیں۔ ایک جگہ پر ایک نوجوان بچے کو آنحضرتؐ نے قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے کے باعث امام مقرر فرمایا تھا۔ وغیرہ۔

ان تشریحات کو سننے کے باوجود یہ خاکسار کے خلاف مختلف طریقوں سے زہر اگلتے رہتے۔ ان کے اس طریق کے باوجود خاکسار نے یہ طریق اپنائے رکھا کہ جب بھی ان کے قریب سے گزرتا تو اونچی آواز میں انہیں السلام علیکم ضرور کہتا۔ اور کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رکھا۔ مگر یہ امام صاحب بھی اپنی ڈگر پر قائم رہے اور کبھی میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ بالآخر دو تین سال بعد ان کے گھر کے تعلقات لوگوں کے سامنے آئے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور ایک بیوی ان کے سلوک سے اس قدر ناراض ہوگئی کہ اس نے مسجد کی کمیٹی کے لوگوں کے سامنے یہ مقدمہ ان کے خلاف دائر کر دیا کہ یہ بیویوں کے درمیان انصاف کا سلوک نہیں کرتا اور دوسری بیوی کو ترجیح دیتا ہے اور اُس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے اور سراسر قران کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے اور ہے بھی یہ امام، اسے سمجھایا جائے۔ مسجد کی کمیٹی نے کافی عرصہ تک کوشش کی کہ یہ سمجھ جائیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں مگر یہ اپنی ہٹ دھرمی ہی پر قائم رہے اور ان کی بات نہ مانی۔ اس پر کمیٹی نے انہیں امامت سے برطرف کر دیا۔ میرے خیال میں انہیں جماعت کے خلاف سراسر جھوٹ پھیلانے کے باعث اس طریق پر یہ سزا ملی کہ امامت ہاتھ سے جاتی رہی اور وہ مالی لحاظ سے بھی صفر الیدین ہوگئے۔

جب انہیں امامت سے ہٹا دیا گیا تو اس کے بعد جب خاکسار انکے پاس سے گزرتا اور السلام علیکم کہتا تو انہوں نے وعلیکم السلام جواب میں کہنا شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ ہاتھ بھی ملانے لگے اور بعد ازاں لوکل زبان میں تھوڑی گفتگو اور مذاق بھی کرنے لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ایسے مخالفین کو بھی حق کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

مصرا گاؤں کا قبول احمدیت

ہماری جماعت کے دوست مکرم اسحاق سائنگ صاحب ڈرائیور پیشہ تھے اور ایک ادارہ Leprosy کے انسپکٹر صاحب کے ڈرائیور تھے اور ایم آئی ڈی کے ایک حصہ کے گاؤں کا دورہ کر کے ہر جگہ پر لوگوں کو علاج کیلئے ادویات فراہم کرتے تھے۔ خاکسار نے ان سے درخواست کر رکھی تھی کہ جب وہ اکیلے جائیں تو خاکسار کو بھی ساتھ لے جایا کریں تا کہ جہاں وہ جائیں وہاں پر احمدیت کا پیغام پہنچا سکوں۔ خاکسار کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ نہیں تھی اور نہ ہی پبلک ٹرانسپورٹ گاؤں میں جایا کرتی تھی اور مختلف گاؤں میں جانا بہت مشکل کام تھا اور پیغام تو ہم نے پہنچانا تھا۔ تین چار میل تو پیدل جا کر دعوت الی اللہ کرتے ہی رہتے تھے مگر دُور جگہ نہیں جا سکتے تھے۔ ایک دن جب وہ نماز مغرب پر تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ مصرا گاؤں میں ایک استاد سعودی عرب سے پڑھ کر آیا ہے اور اس نے وہاں ایک مدرسہ کھولا ہے وہ لوگوں کو احمدیوں کی طرح تعلیم دیتا ہے اور جُو جُو کے خلاف وعظ کرتا ہے۔ خاکسار نے انہیں کچھ لٹریچر عربی زبان میں دیا اور ساتھ اغلباً عربی میں ایک مختصر سا خط دعوت نامہ اُسی استاد صاحب کے لئے بھجوایا کہ جب آپ دوسری دفعہ اس گاؤں جائیں تو یہ خط اور کتب انہیں دے دیں۔

چنانچہ جب وہ دوبارہ دورہ پر اُسی گاؤں گئے تو انہوں نے میرا خط اور کُتب کا تحفہ مکرم الحاج حمزہ صاحب کو دے دیا۔ انہوں نے خط پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا اور اپنے طالب علموں کو بھی بتایا کہ انہیں جارج ٹاؤن سے کسی نے دعوت نامہ بھجوایا ہے۔ جواباً انہوں نے لکھا کہ وہ خاکسار کے پاس آئیں گے۔ خاکسار کو بڑی خوشی ہوئی کہ ایک دینی عالم ملنے کے لئے آنے کے واسطے تیار ہے۔ اپنی جماعت کے افراد کو اطلاع دی اور ان کی آمد کے دن کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ مقررہ دن مکرم الحاج حمزہ صاحب بمعہ لامین فیابل غونیابل اور ایک اور دوست کے ہمراہ سر پر عربی ٹوپی 'عقال' پہنے تشریف لائے۔ انہیں خوش آمدید کہا اور لوکل احباب سے ملایا۔ ان کی خوب آؤ بھگت کی۔ گفتگو باہمی دلچسپی کے امور پر ہوئی اور احمدیت کا موٹا موٹا تعارف انہیں کروایا جسے سُن کر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ مزید کچھ کتب کا تحفہ انہیں پیش کیا گیا۔ ان میں مکتوب احمد، القول الصریح فی ظہور المہدی والمسیح تالیف حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر غانا پیش کی گئیں اور شام کے قریب وہ واپس مصرا کیلئے روانہ ہوگئے۔ مصرا جارج ٹاؤن سے قریباً 12 میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ انہوں نے جماعت کے بارہ میں کچھ معلومات اپنے معتمد علیہ طلباء اور Elders کو بھی بتائیں۔

چند ہفتوں کے بعد انہوں نے اپنے سکول میں ایک تقریب انعامات منعقد کی اور خاکسار کو اس میں مدعو کیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی چنانچہ خاکسار نے تقریب میں آنحضرتؐ کی سیرت اور سُنت پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت بیان کی جسے سامعین نے بڑی دلچسپی سے سُنا اور اس کا بڑا نیک اثر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے ان پر توجہ مرتکز کر دی اور بار بار وہاں گیا اور عقائد احمدیت انہیں سمجھائے اور ظہور المسیح و المہدی کے بارے پیشگوئیاں بیان کیں اور انہیں قبولیت کی دعوت دی۔ مکرم الحاج صاحب کو پیشگوئیوں کا علم تھا۔ انہوں نے خاکسار کے بیانات وتقاریر کی سامعین کے سامنے تائید کی چنانچہ لوگوں کی اکثریت نے جو ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے بھی تصدیق کی۔ چنانچہ شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور بیعت کرنے کی دعوت دی تو اکثریت نے بیعتیں کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے دل میں گاتے ہوئے ہم واپس لوٹے۔ میرے ساتھ جارج ٹاؤن سے مکرم اسحاق سائنگ صاحب اور دو اور دوست مکرم غوث کیجیرا صاحب اور مکرم سیدی مختار صاحب بھی ساتھ تھے۔ ہمارے لئے یہ بہت بڑی خبر اور خوشی تھی پہلی بار ایک گاؤں کی اکثر آبادی نے احمدیت قبول کی تھی۔ ہم سربسجود واپس آئے اور ہر نماز میں بلکہ ہر آن شکر ادا کرنے لگے۔

اگلے دن یہ خبر قریبی ٹاؤن بنسانگ وغیرہ میں پھیلی پھر وہاں سے Bush Fire کی طرح سارے گیمبیا میں پھیل گئی کہ فلاں گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اس پر مخالفت کا ایک طوفان ہر طرف کھڑا ہو گیا۔ اور اہل مصرا کے احمدیوں پر ہر طرف سے دباؤ ڈالا جانے لگا۔ بائیکاٹ کی دھمکیاں انہیں ملنے لگیں اور ہمارا کام ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑھ گیا۔

مصرا پہنچنے کے لئے خاکسار کو جارج ٹاؤن سے باہر Main سڑک جہاں سے پبلک ٹرانسپورٹ لینی ہوتی تھی قریباً ایک میل ایک طرف سے پیدل آنا ہوتا تھا۔ اس کے بعد پبلک ٹرانسپورٹ پر دس میل کا سفر طے ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد پھر دو میل پیدل چل کر مصرا پہنچتا۔ گیمبیا میں گرمی بہت پڑتی ہے اور پیدل سفر گرمی میں کافی تکلیف کا موجب ہوتا تھا اور مجھے یہ سفر مہینہ میں کئی بار کرنا پڑتا جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خوشی سے طے کرتا رہا۔ اور ان نو احمدیوں کے ایمان کی مضبوطی اور تازگی کا موجب تھا۔ ان سے خاکسار کے تعلقات اپنے خونی رشتہ داروں سے بھی زیادہ اہمیت کے حامل تھے اور یہ تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے اور یہ سارے لوگ ایمان کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ کوئی مخالفت اور قریب کے گاؤں کا بائیکاٹ انکے ایمان کو متزلزل نہ کر سکا۔ ان کی بعض زمینیں جو دوسرے گاؤں میں تھیں وہ چھین لی گئیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کی فصل اور باغات کی آمد میں ایسی برکت عطا فرما دی کہ مخالفین کو ہر موقعہ پر خفت و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

گاؤں کے نمبردار جسے لوکل زبان میں الکالی کہتے ہیں اُس نے احمدیت قبول نہ کی تھی اور مخالفت میں پیش پیش تھا۔ کچھ عرصہ بعد اُس کے بیٹے نے احمدیت کا پیغام سننے کے بعد سب کی مخالفت کے باوجود سچائی کو پہچان لیا اور احمدیت قبول کر لی۔

بائیکاٹ اور مخالفت کا زور اس گاؤں پر اس قدر شدید تھا کہ الحاج حمزہ صاحب جنہوں نے یہاں مدرسہ قائم کیا ہوا تھا اور احمدیت قبول کرنے والے اولین میں سے تھے۔ وہ اس گاؤں کے باسی نہیں تھے اُن کا آبائی گاؤں چند میل کے فاصلہ پر تھا اور شدید ترین مخالفین میں شامل تھا انہیں اپنی مجبوریوں کے باعث کچھ عرصہ بعد واپس سعودی عرب جانا پڑا۔ تاہم مصرا کے سارے احمدی مضبوط چٹان کی طرح احمدیت پر قائم رہے اور مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ ان میں سے پیش پیش مکرم پاکیبا نیابلی، ان کے بیٹے مکرم لامین نیابلی، مکرم ابراہیم نیابلی، مکرم صامبا نیابلی، مکرم امام مامدی، ان کے بھائی محمد صاحب اور دیگر نوجوان تھے۔

مکرم لامین نیابلی صاحب عربی کا علم رکھتے تھے اور جماعتی تعلیمات پیش کرنے کی سعادت وہی حاصل کرتے تھے۔ ان لوگوں کے ذریعہ مخالفت کے باوجود پیغام احمدیت دوسرے لوگوں تک بھی پہنچنے لگا اور یہاں کے ایک قریبی گاؤں نیابلی کُٹا والوں نے اسی علاقہ میں ایک خفیہ سکیم بنائی تا کہ احمدیت کو پھیلنے سے روکا جائے۔

مخالفین کا منصوبہ قتل اور الٰہی حفاظت کا ایمان افروز واقعہ

نیابلی کُٹا میں مکرم ابراہیم مابالی صاحب کے سسرال تھے انہیں ان کے احمدی ہونے پر بڑی تکلیف ہوئی اور سارے گاؤں والوں نے مشورہ کیا کہ احمدی مربی کو بلایا جائے کہ آؤ ہم آپ سے پیغام حق سننا چاہتے ہیں اور جب وہ آجائیں تو سب مل کر حملہ کریں اور اسے یک دم قتل کر دیا جائے تا کہ اس طرح پر احمدیت کو پھیلنے سے مستقل طور پر روک دیا جائے۔ اس پلان کو انہوں نے بڑا خفیہ رکھا اور ہمارے لوکل مربی الحاج ابراہیم جکنی صاحب جو ملک کے بڑے علماء میں سے تھے اور ذاتی تحقیق کے بعد احمدی ہوئے تھے ان دنوں انہیں مصرا میں بھجوایا گیا تھا کہ الحاج حمزہ صاحب کے چلے جانے کے باعث احباب کی تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ جب نیابلی کُٹا کی طرف سے دعوت الی اللہ کی دعوت انہیں بلایا گیا تو انہوں نے اسے قبول کیا اور احباب مصرا کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ انہیں اہل نیابلی کُٹا کی بدنیتی اور سازش کا علم نہ تھا۔ گاؤں کے الکالی اور دیگر Elders نے الحاج صاحب کو بتایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے میٹنگ کا انعقاد گاؤں سے باہر کچھ فاصلے پر کیا ہوا ہے وہاں چلتے ہیں۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر سارے لوگ ایک دائرہ بنا کر بیٹھ گئے اور درمیان میں الحاج ابراہیم صاحب اور دیگر احمدیوں کیلئے جگہ بنائی گئی کہ یہاں سے خطاب کریں۔ گیمبیا میں وعظ کیلئے یہ عمومی طریق رائج تھا۔ جب خطاب شروع ہوا تو لوگوں نے لاٹھیاں اور اوزار جو قریب ہی چھپائے ہوئے تھے پکڑنے شروع کر دئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ان کو ان کی دعوت الی اللہ کا مزا چکھا دیں اور انہیں یہیں ختم کر دیں۔ ہمارے احمدی دوست جو دو تین ہی تھے وہاں سے دائرہ توڑ کر باہر آنے لگے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد افضل متین صاحب

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی نیک سیرت اور خصائل

گوہر نایاب اور درویش صفت بزرگ

اس قیمتی وجود کے اس دنیا سے رخصت ہونے پر جہاں ہر احمدی نے اس صدمہ کو محسوس کیا ہے۔ وہاں ایک خلاء بھی محسوس ہوتا ہے۔ کیوں کہ آپ دور حاضر کے چوٹی کے عالم باعمل، فقیہ، مصنف، مورخ امام، مقرر، مناظر محقق، دانشور اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے، صاحب عرفان اور اپنے مولیٰ کی محبت میں سخت بے کل اور مخمور بزرگ، فرشتہ سیرت وجود با جود تھے۔ ایسی عظیم ہستیاں ہی احمدیت کی عملی تصاویر ہوا کرتی ہیں۔

آپ کے علمی وتربیتی مضامین نصف صدی سے زائد عرصہ سے الفضل اور دیگر احمدیہ جرائد کے ذریعہ احباب جماعت کی روحانی نشوونما کررہے ہیں۔ آپ کی تحریریں مختصر جامع اور نہایت ایمان افروز ہوتیں اور اکثر نئے نئے نکات تحریر ہوتے۔ جب سے ایم ٹی اے کا بابرکت نظام عمل میں آیا ہے اس وقت سے ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی احباب جماعت کا علمی معیار مختلف پروگرامز کے ذریعہ بڑھانے میں کوشاں نظر آتے رہے۔

یہ غالباً1984ء، 1985ء کا سال تھا کہ جس وقت خاکسار کی عمر سات آٹھ سال ہوگی، اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک سائیکل سوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امی جان نے بتایا کہ وہ دیکھو سامنے مولانا دوست محمد شاہد صاحب آرہے ہیں آپ کا مسکراتا ہوا چہرہ، سیاہ گھنی اور لمبی داڑھی، اچکن و پگڑی پہنے ہوئے اور ہاتھ میں چھڑی آپ کے طرز لباس و شخصیت کا ایک خاص اثر تھا اور پھر امی جان نے بھی کچھ اس انداز سے بتایا کہ اس دن سے آج تک اس بزرگ ہستی کا احترام ہمیشہ ہمیش کے لئے دل میں بیٹھ گیا۔ جو پھر ہمیشہ ہی بڑھتا گیا۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو دیکھنے اور ملنے کا موقعہ وقتاً فوقتاً ملتا رہا۔

یوں تو آپ بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے مگر جو خوبیاں خاص طور پر خاکسار نے نوٹ کیں اور جنہوں نے خاکسار کو متاثر کیا وہ تحدیث نعمت کے لئے تحریر ہیں۔

ہر معاملہ میں اپنے مولیٰ کی رضاء کے متلاشی تھے۔ عشق مولیٰ اور عشق محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسلسل گہرے غور وخوض کی وجہ سے شجاعت و بہادری کا وصف بھی نمایاں تھا۔ بلند اور دلیر آواز سے اور مضبوط دلائل سے اپنے موقف بیان کرتے کہ سننے والوں کا پتہ پانی ہوجاتا اور وہ مغلوب ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔

آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ ہمیشہ عزت و احترام سے مخاطب ہوتے خواہ کوئی چھوٹا بچہ ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ میاں صاحبزادے، جناب یا صاحب کے القاب ضرور ساتھ لگاتے۔ مسلسل تحقیقی کاموں کی وجہ سے علوم کے سمندر اور حوالوں کے بادشاہ کہلائے۔

یہ 1992ء کا واقعہ ہے کہ عاجز نے ایک مرتبہ نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں آپ سے اپنی ایک خواب کا ذکر کیا کہ اس طرح سے میں نے ایک خواب دیکھی ہے۔ خواب سنتے ہی آپ نے گلے لگا لیا اور بہت مبارک باد دی اور نہایت شفقت سے خواب کی تعبیر مختصر الفاظ میں بیان کر کے چلے گئے یہ خواب کی تعبیر خدا کے فضل سے آئندہ چند سالوں میں من وعن پوری ہوگئی۔

کچھ عرصہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اپنی خالہ محترمہ کے ہاں رہنے کی توفیق ملی۔ تو آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ بھی ملا۔ آپ جب بھی گزرتے خواہ کوئی چھوٹا بچہ ہو یا بڑا ہمیشہ بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر گزرتے زیادہ تر آپ سائیکل پر ہوتے تا کہ زیادہ سے زیادہ وقت بچ سکے۔ بعض اوقات بچے دور سے آپ کو دیکھ کر رک جاتے کہ آپ گزریں گے تو آپ کو سلام کہنا ہے جب کوئی بچہ سلام کہنے میں پہل کرتا تو آپ نہایت خوشکن اور بلند آواز سے ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ'' کہتے اور اس کی طرف شفقت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔ آپ اکثر بیت المبارک میں امامت کرواتے اور درس بھی دیتے۔ درس ملفوظات دیتے ہوئے تو آپ کی آواز نہایت پُر شوکت اور انداز سحر کن ہوتا۔

جب بھی کوئی آپ سے دفتر یا گھر میں ملنے آتا تو بلند آواز سے اھلاً وسھلاً ومرحَبا کہتے اور نہایت خوشی کے جذبات سے ملتے۔ ملنے والا بعض اوقات پہلی مرتبہ مل رہا ہوتا تو خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوتا کہ میں تو مولانا صاحب سے پہلی مرتبہ مل رہا ہوں اور مولانا صاحب کے ملنے کا انداز بتاتا ہے جیسے وہ انہیں پرانے جاننے والے ہوں یہ علامت شفاف دلوں کی ہوتی ہے جو اپنے رب کو ٹوٹ کر چاہنے والے ہوتے ہیں آپ کی طبیعت میں دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنے کا وصف بھی بہت نمایاں تھا کوئی بھی اچھا کام کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ سب کے سامنے کھل کر داد دیتے ہوئے نظر آئے۔ ایک دو مرتبہ آپ سے دعا کروائی اور بے فکر ہو گیا اور خدا کے فضل سے آپ کی دعائیں عرش کا خدا بہت جلد قبول فرماتا کیونکہ آپ بہت دعا گو اور عاجز انسان تھے۔

آپ کی طبیعت میں عاجزی بہت تھی کوئی کام کہنا ہو تو نہایت عاجزی سے درخواست کرتے آپ کی عاجزی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ بیت المبارک میں نماز کے بعد کسی دوست نے نماز میں کسی غلطی کی طرف توجہ دلائی، شاید یہ دوست باہر سے کوئی مہمان آئے ہوئے تھے مولانا صاحب فوراً کھڑے ہوئے اور سب کے سامنے توجہ دلانے والے کا بہت شکریہ ادا کیا ممنون ہوئے اور معذرت کی اور بالکل پروا نہیں کہ سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔

آپ کی زندگی میں نظم وضبط، ترتیب اور وقت کی پابندی کی بہت اہمیت تھی اور انہی اصولوں پر آپ کی زندگی گزرتی ہوئی نظر آئی جب آپ ہسپتال میں داخل تھے تو باوجود بعض اوقات سخت نقاہت کے نمازوں کے اوقات کا انتظار رہتا نماز کا وقت ہوتا تو نزدیک بیٹھنے والے تیمار دار بھی محسوس کرتے کہ آپ کے نحیف جسم میں جان آگئی ہے اور خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ لیٹے لیٹے نماز ادا کر لیتے لیکن کوشش ہوتی کہ بیٹھ کر نماز ادا کرسکوں، اگر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو آپ سمجھتے اب صحت ہوگئی ہے۔ بس اب ہسپتال سے چلنے کی تیاری کرنی چاہئے۔ بہت زیادہ بیماری میں بھی عیادت کو آنے والے لوگوں سے نہایت خندہ پیشانی سے ملنے کی کوشش کرتے اور تکلیف زیادہ ہوتی تو خاموش رہتے ہوئے عیادت کرنے والے کی طرف دیکھ کر آنے والے کے مشکور ہو رہے ہوتے تھے اس طرح سے آپ تیمار دار یا عیادت کرنے والے کی بھی حوصلہ افزائی کر رہے ہوتے تھے۔ آپ بہت جلد ممنون ہوجاتے اور جزاکم اللہ کھلے الفاظ سے بار بار دہراتے آپ کی بیماری کے ایام میں جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الظفر وقف جدید کے کثیر تعداد طلباء کو آپ کی تیمارداری کی توفیق ملی۔ صحت پانے کے بعد آپ ان طلباء کے ہمیشہ ممنون ہی نظر آئے طلباء قریب سے گزرتے سلام کہتے تو آپ چلتے ہوئے رک جاتے اور رقت آپ پر طاری ہوجاتی اور نہایت شفقت سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہتے اور بہت ممنون نظر آتے۔ آخری حصہ عمر کا آپ زیادہ تر پیدل ہی چل کرتے۔

روزنامہ الفضل میں آپ مستقل لکھنے والے تھے۔ آپ کے مضامن پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو آپ احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کرنے میں اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح کے سلطان نصیر ہیں تو دوسری طرف آپ کی خواہش ہوتی کہ مضامین مختصر ہوں اور احباب جماعت کے ایمان میں نمایاں اضافہ کرنے کا موجب ہوں۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ خلافت لائبریری ربوہ میں بیٹھ کر تحقیق وتاریخ کا بابرکت اور عظیم الشان کام کیا اس دوران بیسیوں اور بھی علمی کام جاری رہتے خاکسار کئی مرتبہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ اپنے کام میں مصروف ہونے کے باوجود ایک دومنٹ نکال لیتے آپ کا ہر سیکنڈ بہت قیمتی تھا آپ نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ خدمت دین میں مصروف رکھا تائیدات الٰہیہ آپ کے کام میں واضح شامل حال نظر آتیں۔

آپ کی شخصیت کا بھی ایک خاص رعب تھا آپ کی تلاوت کی آواز بھی ایک خاص طرز کی تھی جو سوز و گداز سے پُر اور بلند ہوا کرتی تھی آپ کا خاص لب و لہجہ ہی آپ کی پہچان تھا تقریر کا انداز بہت شاندار تھا آپ کی تقاریر کی آواز سن کر ایسے لگتا جیسے کوئی شیر دھاڑ رہا ہو۔ آپ اس قدر مضبوط استدلال پیش کرتے کہ باطل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے نظر آتے اور دل گواہی دیتا کہ اس مرد میدان کی باتوں کا رد دنیا کا کوئی شخص نہیں کرسکتا، اپنی تقاریر میں خلافت سے محبت اور انعامات جو خلافت کے نتیجہ سب کو ملے، بہت اظہار فرماتے، خلافت تو گویا آپ کی جان تھی۔ آپ ایک درویش منش، سادہ لوح، قانع اور خلافت احمدیہ سے سچی محبت کرنے والے جماعت احمدیہ کے حقیقی ترجمان تھے آپ کا لباس اور انداز خلافت احمدیہ سے محبت کا عملی ثبوت تھا جہاں بھی خلیفۃ المسیح یا خاندان حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بات ہوتی بالکل خاموش ہوجاتے اور خاکساری اپنے عروج پر نظر آتی۔

رمضان المبارک کے مہینے میں 26/اگست 2009ء کو اپنی دھلی ہوئی پاکیزہ روح لئے اپنے محبوب خدا کے حضور حاضر ہوگئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی پاک خوبیاں آپ کی جسمانی اور روحانی ہر دو اولادوں میں قائم و دائم رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

تا کہ کوئی کنٹرول کی صورت بنائی جائے۔ اس طرح چند لمحوں میں صرف الحاج ابراہیم جکنی ہی دائرہ میں رَہ گئے انہوں نے بلند آواز میں کہا کہ تم میں سے جس کی جرات ہے آئے اور مجھ پر جو وار کرنا چاہتا ہے کرے۔ اور اگر نہیں کرتے تو مَیں یہ جا رہا ہوں یہ کہہ کر آپ وہاں سے چل کر اُن لوگوں کی طرف بڑھے جنہوں نے دائرہ بنایا ہوا تھا کہ آپ کو قتل کر دیں۔ مگر جُوں جُوں وہ آگے بڑھتے گئے آگے سے لوگ ہٹ کر دوسری طرف کا رُخ کرتے رہے تا آنکہ آپ وہاں سے نکل کر باہر آگئے اور کسی کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان کی لاٹھیاں اور تلواریں جنہیں وہاں کٹلس کہتے ہیں اُن کے ہاتھوں میں ہی رَہ گئے اور الحاج صاحب بمعہ تینوں احمدیوں کے محفوظ طور پر رات ایک بجے کے قریب واپس مصرا گاؤں پہنچ گئے۔ اور خدا کا شکر بجا لائے جس نے انہیں موت کے پنجے سے نجات دی۔

خدا تعالیٰ نے الحاج جکنی صاحب کی حفاظت فرما کر جانی دشمنوں کے گھیرے سے اپنی امان میں مصرا پہنچا دیا اور ثابت کر دیا کہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودہ ہے اور احمدی اسی پودے کی آبیاری کرتے ہیں اور خدا کی امان کے نیچے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد صدیق صاحب میمن سیکرٹری مال مورو ضلع نوشہرو فیروز کی 20 اپریل 2010ء کو اینجیو گرافی ہوئی ہے۔ 25 اپریل کو آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں آپریشن میں کامیابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا نصر اللہ خاں صاحب صدر جماعت چک نمبر 2/T.D.A ضلع خوشاب اطلاع دیتے ہیں۔

میری پوتی عالیہ بنت مکرم رانا انعام اللہ صاحب بعمر 2 سال ایک ماہ پہلے گردن توڑ بخار اور پیٹ خراب اور الٹیوں کی وجہ سے شدید بیمار رہی ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آکسیجن لگی رہی۔ اب حالت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک پوری طرح گردن ہلانے اٹھنے بیٹھنے سے قاصر ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شاہد احمد صاحب ترکہ چوہدری مبشر احمد صاحب)

مکرم شاہد احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری مبشر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں نیز والد صاحب کے بھائی منور احمد صاحب بھی وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 13/8 دارالصدر برقبہ 10 مرلے منتقل کردہ ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں اور منور احمد صاحب بھی وفات پا چکے ہیں لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء میں سے مکرمہ عذرا پروین صاحبہ، اطہر احمد صاحب اور رملہ مبشر صاحبہ، مکرم شاہد احمد صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عذرا پروین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ارشد احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم شاہد احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم اطہر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ رملہ مبشر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

افسوسناک حادثہ

مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلہ دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم سید راشد محمود صاحب ولد مکرم سید ارشاد حسین شاہ صاحب غازی آباد ڈھوک سیداں راولپنڈی مورخہ 18 اپریل 2010ء کو اپنی والدہ محترمہ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ اور اہلیہ محترمہ سیدہ نجمہ محمود صاحبہ و بچگان کے ساتھ ربوہ عزیز و اقارب کو ملنے آئے ہوئے تھے کہ واپسی پر اسلام آباد ٹول پلازہ کے قریب ایک بس نے پیچھے سے ٹکر مار کر کار کو کچل ڈالا اور مکرم راشد محمود صاحب، ان کی والدہ محترمہ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ اور بیٹی کاشفہ راشد عمر 5 سال موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اس حادثہ میں عزیزم تانیس احمد ابن سید راشد محمود عمر 5 سال کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور مائدہ عمر 3 سال شدید زخمی ہے اور پمز ہسپتال اسلام آباد میں CCU وارڈ میں زیر علاج ہے اس حادثہ میں مکرمہ نجمہ محمود صاحبہ اور چھوٹی بچی کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا ہے معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ مورخہ 19 اپریل 2010ء کو مرحومین کی نماز جنازہ مقامی گراؤنڈ میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب مال آمد ربوہ نے پڑھائی۔ اس کے بعد احمد باغ راولپنڈی میں مکرم حبیب احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے دعا کروائی۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ مکرم راشد محمود صاحب مرحوم مکرم سید محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کے داماد تھے۔ زخمی بچوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

مورخہ 16 اپریل 2010ء کے روزنامہ الفضل کے صفحہ 1 پر مکرم شعیب محمود صاحب بہاولپور کی نمایاں کامیابی کا اعلان شائع ہوا ہے مکرم شعیب محمود صاحب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کے نواسے ہیں۔ اس اعلان میں غلطی سے پوتے لکھا گیا ہے۔ احباب درستی فرما لیں۔

جنوب مشرقی افریقہ کا پہاڑی ملک تنزانیہ

سرکاری نام:

متحدہ جمہوریہ تنزانیہ (جمہوریہ موونگانو وا تنزانیہ)
(United Republic of Tanzania)

حدود اربعہ:

اس کے شمال میں کینیا اور یوگنڈا، مشرق میں بحر ہند، جنوب میں موزمبیق، مالاوی اور زیمبیا، مغرب میں کانگو (زائرے) برونڈی اور روانڈا واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال:

تنزانیہ ایک پہاڑی ملک ہے۔ سطح مرتفع کی بلندی 1200 میٹر تک ہے لیکن ساحلی علاقہ ہموار ہے۔ پہاڑوں کے سلسلے شمال مشرق اور جنوب مغرب کی طرف بڑھتے ہیں۔ تنزانیہ میں زنجبار، پمبہ اور مافیا کے جزیرے بھی شامل ہیں۔ ملک میں بہت سی شگافی جھیلیں اس کے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ جھیل ٹانگانیکا مغربی سرحد پر واقع ہے۔ جھیل وکٹوریہ شمال مغربی سرحد اور جھیل نیاسا جنوب مغربی سرحد پر واقع ہے۔ شمال مشرق میں آتش فشاں اور افریقہ کا سب سے بلند پہاڑ کلی منجارو اور جنوب مغرب میں لیونگ اسٹون پہاڑ ہیں۔ میکومی روفیجی سب سے بڑا دریا ہے۔ جومبایا کے قریب سے نکل کر مشرق کی طرف بہتا ہوا بحر ہند میں گرتا ہے۔ ساحل 1424 کلومیٹر۔

رقبہ:

9,45,087 مربع کلومیٹر

آبادی:

3 کروڑ نفوس (1997ء)

دارالحکومت:

دارالسلام Dar-Es-Salam (15 لاکھ)

بلندترین مقام:

ماؤنٹ کلی منجارو (5895 میٹر)

بڑے شہر:

ڈوڈوما، ٹانگا، زنجبار، موانزا، پٹورا، کیلوسا، موشی، میکومی، عروشا، شوارا، کیگوما، ارنگا۔

سرکاری زبان:

سواحیلی، انگریزی (بنتو، عربی، ہندی)

مذاہب:

اسلام 35 فیصد۔ عیسائی 33 فیصد۔ مظاہر پرست 30 فیصد

اہم نسلی گروپ:

سوکوما، نیام ویزی، ہایا، نگونڈے، چھگا، گوگو، ہا، حیحے، نیا کیوسا، نائیکا، نگونی، یاؤ، مسائی، عرب، انڈین، پاکستانی، یورپی، (120 حبشی گروپ)

یوم آزادی:

(ٹانگانیکا 9 دسمبر 1961ء)۔ (زنجبار 10 دسمبر 1963ء)۔ وفاق 26 اپریل 1964ء

رکنیت UNO:

14 دسمبر 1961ء

کرنسی یونٹ:

شلنگ=100 تونو (بینک آف تنزانیہ 1966ء)

انتظامی تقسیم:

25 ریجن

موسم:

گرم و مرطوب ہوتا ہے۔ جون جولائی سردی اور جنوری فروری گرمی کے مہینے ہیں۔ پہاڑوں کا موسم خوشگوار رہتا ہے۔

اہم زرعی پیداوار:

لونگ، سیسل، (ریشے دار پودا) کپاس، چائے، کافی، تمباکو، ناریل، کاجو، گرم مصالحہ، چاول، گنا، کساوا۔

اہم صنعتیں:

فوڈ پروسیسنگ، پارچہ بافی، تیل کی صفائی، سیمنٹ، ایلومینیم کے برتن، چمڑے کی مصنوعات، کیمیائی اشیاء، صابن۔

اہم معدنیات:

ہیرے، سونا، نکل، چاندی، جواہرات، تانبا، سیسہ، جست، فاسفیٹ، نمک، کوئلہ۔

مواصلات:

قومی فضائی کمپنی "ایئر تنزانیہ" 19 ہوائی اڈے۔ دارالسلام۔ متوارہ اور ٹانگا 3 بڑی بندرگاہیں۔ 3555 کلومیٹر لمبی ریلوے۔

بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240
اوقات کار: صبح 9:00 تا 2:00 بجے شام 5:30 تا 9 بجے
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد صاحب بھٹی (مرحوم)

خبریں

عدلیہ سے لڑائی کے باعث مسئلہ کشمیر حل ہوتے ہوتے رہ گیا

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ مشرف دور میں پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر کے حل کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے لیکن عدلیہ کے ساتھ ہماری حکومت کی لڑائی کی غلطی سے معاملہ حل ہوتے ہوتے رہ گیا۔ دونوں ملکوں میں طے پایا تھا کہ اس پر کوئی فریق فتح کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ میں پراعتماد ہوں کہ معاملات جس سطح پر پہنچ گئے تھے وہ ختم نہیں ہوئے بلکہ وہیں فریز ہو گئے۔ طے پانے والی تمام انڈرسٹینڈنگ کے حوالے سے نان پیپرز کا ریکارڈ دونوں ملکوں اور دوست ممالک کی حکومتوں کے پاس موجود ہے۔ موجودہ حکومتوں کو مذاکرات وہیں سے دوبارہ شروع کر دینے چاہئیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ''جنگ گروپ'' اور ٹائمز آف انڈیا کی طرف سے ''امن کی آشا'' کے سلسلہ میں دو روزہ سٹرٹیجک سیمینار کے اختتامی سیشن سے گفتگو کے دوران کیا۔

ہر ہفتہ اتوار کو تعطیل کا نوٹیفکیشن جاری

ملک بھر میں جاری لوڈ شیڈنگ کی صورتحال پر قابو پانے اور بجلی کی بچت کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کیلئے وزارت داخلہ اور سٹیٹ بینک نے سرکاری اداروں اور بینکوں میں ہفتہ میں دو تعطیلات کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس کے مطابق ہفتہ اور اتوار کو سرکاری تعطیل ہوگی اور سرکاری دفاتر کے اوقات کار میں ایک گھنٹہ کا اضافہ ہو گا۔ پیر سے جمعرات تک دفتری اوقات کار صبح 8 بجے سے سہ پہر 4 بجے تک ہوں گے۔ جبکہ آدھا گھنٹہ نماز و کھانے کا وقفہ ہوگا، جمعہ کے روز بھی 8 بجے سے سہ پہر 4 بجے تک ہی اوقات کار ہوں گے تاہم نماز جمعہ اور کھانے کا وقفہ ساڑھے بارہ سے دو بجے تک ہوگا۔ اس نوٹیفکیشن کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ بینک صبح 9 بجے سے ساڑھے 5 بجے شام تک کھلیں رہیں گے۔ نماز اور کھانے کا وقفہ ڈیڑھ بجے دوپہر سے سوا دو بجے دوپہر تک ہوگا۔ تاہم جمعہ کو بینک 6 بجے تک کھلیں گے اور کھانے ونماز کا وقفہ 1 بجے دوپہر سے اڑھائی بجے دوپہر تک ہوگا۔

پوسٹ آفس ہفتہ کے دن کھلیں رہیں گے

پاکستان پوسٹ آفس نے ہفتہ میں دو چھٹیوں کے فیصلے پر عملدرآمد نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے ملک بھر کے ڈاکخانے ہفتہ کے دن کھلے رکھنے کا اعلان کیا ہے جبکہ انتظامی دفاتر بند رہیں گے۔ اس فیصلے پر پاکستان پوسٹ آفس کے ملازمین نے بے چینی کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ جب تمام بینک اور سرکاری ادارے بند رہیں گے تو پوسٹ آفسز کھولنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ملازمین نے کہا کہ پہلے بھی اتوار کو ڈاکخانہ کھولنے سے کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے اور موجودہ فیصلے سے بھی کوئی بہتری ممکن نہیں ہے۔

سکول کے بچوں کی بیت الذکر کینیڈا میں آمد

گذشتہ سال حکومت کینیڈا نے ایک دلچسپ تعلیمی اور تفریحی پروگرام ترتیب دیا تھا اور عوام الناس کو اِس خوبصورت شہر کے تاریخی، ثقافتی، تعمیراتی اور ماحولیاتی اعتبار سے ممتاز مقامات کو متعارف کروانے کے لئے ٹورانٹو میں 17 مخصوص جگہوں کا انتخاب کیا تھا جس میں AMICI میوزیم، ولیم والٹن آرم سٹرانگ ہاؤس لائبریری، دو قدیم گرجا گھر، کلین ہاؤس، آرٹ کی نمائش گاہ، بلیک کریک، پائنیر ویلیج وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام جگہیں شہر میں امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کے دروازے عوام کے لئے کھولے گئے اور انہیں یہ ترغیب دلائی گئی کہ وہ ان عمارات کو دیکھنے کے لئے آئیں۔

اِن مقامات میں حکومت نے بیت الذکر ٹورانٹو کو نہ صرف شامل کیا بلکہ اِس کی نمایاں اہمیت اور خوبصورتی کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی دو روزہ تقریبات کا افتتاح خدا تعالیٰ کے فضل سے اِسی گھر یعنی بیت الذکر ٹورانٹو کی سیڑھیوں سے کیا اور سیاحوں کو اس بیت الذکر کو دیکھنے کی دعوت دی۔

21/فروری 2010ء کو ایک مقامی یہودی سکول کے 35 بچے پہلی دفعہ اپنے ایک ''ربائی'' (Rabbi) کے ہمراہ بیت الذکر ٹورانٹو دیکھنے کے لئے آئے۔ ان طلباء کے لئے کسی بھی بیت الذکر کو دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ خواتین کی دعوت الی اللہ ٹیم کی تربیت یافتہ 13 سے 15 سال کی احمدی ناصرات کے ایک گروپ نے ان کو بیت الذکر میں خوش آمدید کہا اور ان کو تعارفی دورہ کروایا۔ نیز دین اور احمدیت کا تعارف کروایا۔ یہ طلباء دین کی اس حسین اور پرامن تعلیم کے بارہ میں جان کر بہت خوش ہوئے۔ اس سکول کے ڈائریکٹر نے بعد میں منتظمین کو لکھا کہ:

''مَیں اس دورے اور اس کے اعلیٰ انتظامات پر آپ کا ممنون ہوں۔ مَیں آپ کی ثقافتی میزبانی اور یہودیت سے دین کی زبردست مماثلت پر حیران ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس دورہ میں شامل طلباء (آپ) ''اخبارات میں پیش کئے جانے والے (لوگوں)'' سے بالکل علیحدہ ہٹ کر دیکھیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ لوگ کسی بھی طریقہ سے (دین) کے نمائندہ نہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس بارہ میں ان کے ذہن کے تمام وساوس ختم ہو چکے ہوں گے (مَیں جانتا ہوں کہ میرے وساوس تو ختم ہو چکے ہیں) آپ جو کام کر رہے ہیں وہ بہت اہم ہے اور جو پیغام آپ دے رہے ہیں وہ حیات بخش ہے۔''

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں دین حق کے پُرامن پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 مارچ 2010ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 26/اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:46

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس
1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

دارالصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ
دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے نزد کوٹھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے
برائے رابطہ ربوہ: 0321-7712480
برائے رابطہ لاہور: 0300-8443234

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Fateh Jewellers
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
FATEH JEWELLERS RAILWAY RAOD RABWAH PAKISTAN.
Tel:: +92-47-621-6109 +92-333-670-7165

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

FD-10

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below

TAYOTA
TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty
FAISALABAD MOTORS
An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared "The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years Declared by INDUS MOTOR Company Ltd. Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) & Services (041-8722005, 8732040). Introduce Express Maintenance in Services. For Appointment Please contact (041-8722005).
002, 8712004, 111-000-052
Fax: 041-8712003

Now Opining Soon
TOYOTA
LYELLPUR MOTORS
3S TOYOTA Dealer Ship
The Largest Dealer Ship
In South Asia
Opp: METRO Cash & Carry
Sargodha Road, Faisalabad.
Ph: 041-8810941, 8810942

TOYOTA SARGODHA MOTORS
SARGODHA
An Authorized 3s Automobile Dealership Of Indus Motor Company Ltd. Deals In Sale Of All New Brands Of Toyota & Daihatsu (048-2317404-05) Sale Of Spare Parts (048-2311502) & Services (048-2317404-05)
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

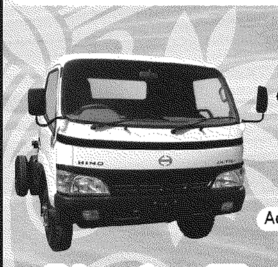

LAHORE CENTRAL MOTORS (PVT) LTD
HINO
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road, Lahore. Ph: 042-37512007, Fax: 042-37512008

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers especially deals in forwarding of passenger cars.
Address: West Canal Road, Adj. Toyota Faisalabad. Motors, Faisalabad. Ph: 041-8723936

Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.
Address: 1-A, Al-Hayat Auto Market, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 021-32720344-5 Fax: 021-32720948